السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مسافر آدمی مقیم کی امامت کرواسکتا ہے؟ اور مسافر اگر نماز فرض پڑھے اور مقیم اٹھ کر اپنی نماز پوری کرے تو مقیم کی نماز میں کوئی خلل واقع ہو گا یا نہیں۔ کتاب وسنت کی رو سے واضح کریں بعض حضرات اس بات پر جھگڑا کرتے ہیں کہ مسافر کو مقیم کی اقتداء نہیں کرنی چاہیے اگر مسافر نماز پڑھائے تو اسے پوری نماز پڑھانی چاہیے۔ (ایک اللہ کا بندہ۔ لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر کوئی شخص کسی قوم کے ہاں مہمان بنے تو وہ ان کی اجازت کے بغیر امامت نہ کرائے اگر وہ اجازت دے دیں تو انہیں نماز پڑھا سکتا ہے اور مسافر مقیم کی امامت جب کرائے اور دو رکعت پر سلام پھیر دے تو مقیم اٹھ کر اپنی بقیہ دو رکعتیں پوری کر لے اس سے مقیم کی نماز میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا۔ اس کے دلائل درج ذیل ہیں۔

ابو عطیہ سے روایت ہے کہ مالک بن الحویرث ہماری نماز کی جگہ میں آئے ایک دن نماز کا وقت آگیا ہم نے انہیں کہا کہ تم آگے بڑھو تو انہوں نے کہا تم میں سے کوئی شخص آگے بڑھے یہاں تک کہ میں تمہیں بیان کروں کہ میں آگے کیوں نہیں بڑھتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

(من زار قوماً فلا یؤمھم، ولیؤمھم رجل منھم)

"جو آدمی کسی قوم کی زیارت کے لئے جائے تو وہ ان کی امامت نہ کروائے ان میں سے کوئی آدمی ان کی امامت کرائے۔"

(ترمذی، ابواب الصلوة، باب ماجاء فیمن زار قوما لایصلی بھم (386) ابن خزیمہ (1520) بیہقی 3/126 نسائی، کتاب الامامة، باب امامة الزائر (786) ابوداؤد، کتاب الصلوة، باب امامة الزائر (596) مسند احمد (5/53'3/436

اس کی سند میں ابو عطیہ ہے جس کے بارے میں امام ابو حاتم، امام علی بن مدینی اور یحییٰ القطان نے کہا کہ یہ مجہول ہے لیکن امام ترمذی نے اس کی حدیث کی تحسین اور امام ابن خزیمہ نے تصیح کی ہے۔ اس حدیث کے بعض شواھد بھی ہیں۔

نافع سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ کی ایک جانب مسجد میں نماز کے لئے اقامت کہی گئی اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی اس مسجد کے قریب زمین تھی جس میں وہ کام کر رہے تھے اور اس مسجد کا امام ان کا غلام تھا اس غلام اور اس کے ساتھیوں کا مسکن بھی وہاں ہی تھا۔ جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں سنا تو ان کے ساتھ نماز ادا کرنے کے لئے تشریف لائے تو مسجد کے امام نے انہیں کہا آگے بڑھیں اور نماز پڑھائیں تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

(أنت أحق أن تصلی فی مسجدک منی، فصلی المولی)

"تم اپنی مسجد میں نماز پڑھانے کا مجھ سے زیادہ حق رکھتے ہو پس غلام نے نماز پڑھائی۔"

(کتاب الام 1/158 بیہقی 3/126 کتاب الصلوة، باب الامام الراتب اولی من الزائر)

ان احادیث سے یہ معلوم ہوا کہ مقرر امام امامت کا زیادہ حق رکھتا ہے اور دوسرے شخص کو اس کے ہوتے ہوئے نماز نہیں پڑھانی چاہیے ہاں اگر مقرر امام کسی دوسرے شخص کو اجازت دے دے۔ تو وہ نماز پڑھا سکتا ہے۔ جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(ولا یحل لرجل یؤمن باللہ والیوم الآخر أن یؤم قوما إلا باذنھم)

"کسی شخص کے لئے حلال نہیں جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو کہ وہ کسی قوم کی امامت کرائے ماسوائے ان کی اجازت کے۔"

(ابوداؤد، کتاب الطھارة، باب یصلی الرجل وھو حاقن (91) بیہقی 3/129)

ایک حدیث میں ہے کہ:

"وَلَا یُؤَمَّنَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِہِ ، وَلَا یَقْعُدُ فِي بَیْتِہِ عَلَی تَکْرِمَتِہِ إِلَّا بِإِذْنِہِ"

"کوئی آدمی دوسرے آدمی کی حکومت میں امامت نہ کرائے اور نہ اس کے گھر میں اس کی عزت والی جگہ (مسند وغیرہ) میں بیٹھے مگر اس کی اجازت کے ساتھ۔"

(ترمذی، ابواب الصلوۃ، باب ماجاء من احق بالامامۃ (235) مسند احمد5/272 المنتقی لابن الجارود (308) نسائی، کتاب الامامۃ، باب من احق بالامامۃ (779) ابوداؤد، کتاب الصلوۃ، باب من احق الامامۃ (582'583'584) کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ (290/673) ابن ماجہ، کتاب فی اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیھا باب من احق بالامامۃ (980) ابو عوانہ2/36'36 مسند حمیدی (457) عبدالرزاق (3808'3809) مستدرک حاکم1/243 شرح السنۃ3/394 بیہقی3/90'19'125)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اگر مقرر امام کسی آنے والے شخص کو امامت کی اجازت دے دے تو وہ شخص نماز پڑھا سکتا ہے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اس پر عمل ہے آگے مزید لکھتے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ کوئی آدمی کسی آدمی کی حکومت وسلطہ والی جگہ میں امامت نہ کرائے اور نہ اس کی عزت والی جگہ میں بیٹھے مگر اس کی اجازت سے۔ یہ اجازت امامت اور عزت والی جگہ دونوں کے متعلق ہے اور جب اسے نماز پڑھانے کی اجازت دے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(ترمذی، ابواب الصلوۃ 1/461 تحقیق احمد شاکر)

علامہ احمد شاکر فرماتے ہیں: امام احمد بن حنبل نے جو بات استنباط کی ہے یہ اس حدیث کی بعض روایات میں بطور نص واقع ہوئی ہے جیسا کہ المنتقی مع نیل الاوطار3/192 میں کہا ہے اور سعید بن منصور نے روایت کیا ہے:

"وَلَا یُؤَمَّنَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِہِ ، وَلَا یَقْعُدُ فِي بَیْتِہِ عَلَی تَکْرِمَتِہِ إِلَّا بِإِذْنِہِ"

"کوئی شخص دوسرے شخص کی سلطنت میں اس کی امامت نہ کرائے مگر اس کی اجازت کے ساتھ اور نہ اس کے گھر میں اس کی مسند پر بیٹھے مگر اس اجازت کے ساتھ۔"

پس اجازت ان دونوں صورتوں میں ہے یعنی صاحب بیت کی اجازت سے اس کی مسند پر بھی بیٹھ سکتا ہے اور آدمی کی حکومت اور سلطہ والی جگہ میں اس کی اجازت سے امامت کروا سکتا ہے مذکورہ توضیح سے معلوم ہوا کہ مسافر اور زائر آدمی مقیم کی اجازت سے نماز پڑھا سکتا ہے اس میں شرعی طور پر رخصت ہے اگرچہ زیادہ حق مقرر امام کا ہے۔ اور جب مسافر مقیم امام کی اجازت سے نماز پڑھائے اور وہ قصر کرنا چاہتا ہو تو مقیم کھڑے ہو کر اپنی نماز پوری کر لیں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

(أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ : (کَانَ إِذَا قَدِمَ مَکَّۃَ صَلَّی بِہِمْ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یَقُولُ : یَا أَہْلَ مَکَّۃَ ! أَتِمُّوا صَلَاتَکُمْ فَإِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ))

"بے شک عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب مکہ تشریف لاتے تو انہیں دو رکعت پڑھاتے پھر کہتے اے مکہ والو! اپنی نماز پوری کر لو بلاشبہ ہم مسافر قوم ہیں۔"

(الموطا، کتاب القصر الصلوۃ فی السفر، باب صلوۃ المسافر اذا کان امام او کان وراء الامام (19) بیہقی3/126 عبدالرزاق بحوالہ نصب الرایہ2/187)

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر غزوہ کیا اور فتح مکہ کے موقع پر میں آپ کے ساتھ حاضر تھا آپ مکہ میں 18 راتیں مقیم رہے آپ صرف دو رکعت نماز پڑھتے اور کہتے: اے شہر والو تم چار رکعات پڑھو بیشک ہم مسافر قوم ہیں۔

(ابوداؤد، کتاب الصلوۃ، باب متی یتم المسافر (1229) بیہقی3/157 دلائل النبوۃ5/105 لیکن اس کی سند میں علی بن زید بن جدعان کمزور راوی ہے۔

صفوان سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عبداللہ بن صفوان کی عیادت کے لئے آئے انہوں نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی پھر سلام پھیر دیا ہم کھڑے ہو گئے تو ہم نے نماز پوری ادا کی۔ (الموطا، کتاب قصر الصلوۃ فی السفر (21)

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ مسافر نماز پڑھائے تو اگر وہ دو رکعت پر سلام پھیر دے تو مقیم آدمی کھڑے ہو کر اپنی بقیہ نماز پوری کر لیں۔

اس میں شرعی طور پر رخصت ہے اس سے مقیم لوگوں کی نماز میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا اگر کسی قسم کا خلل واقع ہوتا تو خلیفۃ المسلمین عمر بن الخطاب اور ان کے بیٹے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسا نہ کرتے جو لوگ اس بات پر لڑتے جھگڑتے ہیں ان کا یہ رویہ نامناسب ہے۔

جب شریعت میں رخصت موجود ہے تو اسے شرح صدر کے ساتھ قبول کرنا چاہیے اور مسافر کی اقتداء میں مقیم کی نماز بالاتفاق صحیح ہے اور میرے علم میں کسی اہل علم نے اس میں اختلاف نہیں کیا۔

فقہ حنفی کی کتاب قدوری باب صلوۃ المسافر ص53 فقہ حنبلی کی المغنی3/146 رقم المسئلہ 276 فقہ شافعی کی کتاب الام اور فقہ مالکی کے لئے مؤطا ملاحظہ ہو۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد3۔ کتاب الصلوۃ۔ صفحہ104